بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح

فی پرچہ ۲
۲۸ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ
ایڈیٹر:۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۵ | ۱۱ ماہ احسان ۱۳۳۲ ہش ۱۱ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۳۲

سویز کا جھگڑا اور ایرانی تیل کا تنازعہ اس طور سے طے ہونا چاہیئے کہ مصر اور ایران کی خود مختاری کو ٹھیس نہ لگنے پائے

لنڈن میں وزیر اعظم پاکستان کا بیان

لنڈن ۱۰ جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ نہر سویز کے بارے میں اینگلو مصری جھگڑا اور ایرانی تیل کے سوال پر ایران اور برطانیہ کا تنازعہ اس طرح طے ہونا چاہیئے کہ اس سے مصر اور ایران کی خود مختاری کو ٹھیس نہ لگے۔ مسٹر محمد علی نے ایک ملاقات میں بتلایا کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس بین الاقوامی معاملات پر غور کر رہی تھی۔ وہ کل رات ختم ہو گئی۔ میں نے کانفرنس میں انہی امور پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو مشرق وسطی کے علاقہ کی سلامتی سے بہت دلچسپی ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سویز اور تیل کے تنازعے طے ہو جائیں۔ اور عربوں اور یہودیوں کے مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ یہ مسئلے نہ صرف یہ کہ طے ہو جانے چاہئیں۔ بلکہ ان کو طے کرنے کے لئے جلد از جلد قدم اٹھانا چاہیئے۔ مسٹر محمد علی نے زور دیا۔ کہ مشرق وسطی کو فوجی اور اقتصادی دونوں لحاظ سے ہر ممکن امداد دینی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں جن مسائل پر غور کیا گیا۔ عام طور پر ان کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا۔ کانفرنس نے برمودا کانفرنس منعقد کرنے کی حمایت کی۔ کیونکہ اس سے مغربی طاقتوں اور روس کے درمیان ملاقات کی راہ ہموار ہو جانے کی توقع ہے۔

تمام فریقوں کی رضامندی کے بغیر سوئٹزرلینڈ کوریا میں غیر جانبدار ملکوں کے کمیشن میں شرکت نہیں کریگا

جنیوا ۱۰ جون۔ سوئٹزرلینڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک تمام فریق جن میں جنوبی کوریا بھی شامل ہے۔ جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے والے کمیشن میں سوئٹزرلینڈ کی نامزدگی قبول نہیں کریں گے۔ سوئٹزرلینڈ اس کمیشن میں اپنے نمائندے نہیں بھیجے گا۔ جنوبی کوریا کی مخالفت کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ نے مجوزہ کمیشن میں شامل ہونے سے جو انکار کیا ہے۔ واشنگٹن میں امریکی افسروں کو اس سے بڑی تشویش ہے۔ ہندوستانی وزیر اعظم سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں کا بھی کہنا ہے کہ جب تک ہندوستان کی شرکت پر

(باقی صفحہ ۵ پر)

شہزادہ عباس سلیم بری ہو گئے

قاہرہ ۱۰ جون۔ مصر کی ایک عدالت نے شہزادہ عباس سلیم اور تیرہ دوسرے بڑے افسروں اور سرکردہ لیڈروں کو بری کر دیا۔ شہزادہ عباس سلیم سابق شاہ فاروق کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان لوگوں پر جنگ فلسطین کے دوران میں مصری فوج کو ناقص اسلحہ فراہم کر کے غداری کا الزام لگایا گیا تھا۔

جن سنگھ کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

نئی دہلی ۱۰ جون۔ کل پولیس نے نئی دہلی میں جن سنگھ کے دفتر پر چھاپہ مار کر آٹھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ جب سے پرجا پریشد کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ جن سنگھ کے دفتر پر یہ تیرھواں چھاپہ ہے۔ اور بیس آدمیوں کا ایک جتھہ پرجا پریشد کی حمایت میں مظاہرے کرنے کے لئے راجستھان روانہ ہو گیا۔

روئی بورڈ ختم نہیں کیا جا رہا

کراچی ۱۰ جون۔ یہ خبر کہ روئی بورڈ ختم کر دیا جائے گا قطعی غلط ہے۔

ڈاکٹر کھارے کی طرف سے پرجا پریشد کی تحریک ختم کرنے کی اپیل

ناگپور ۱۰ جون۔ ہندو مہا سبھا کے سابق صدر ڈاکٹر کھارے نے موجودہ حالات کے پیش نظر ملک میں بڑھتی ہوئی اس تحریک کی حمایت کی ہے۔ کہ جموں میں پرجا پریشد کی تحریک بند کر دی جائے۔ انہوں نے ناگپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ بدلے ہوئے حالات کے تحت اگر پرجا پریشد کی تحریک ختم کر دی جائے۔ تو اس سے حب الوطنی کا اظہار ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ دونوں وزرائے اعظم کی جو بات چیت ہونے والی ہے۔ اس سے پہلے ایسا کرنا ہماری طرف سے خیر سگالی کا اظہار ہوگا۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہم نے جموں کی ہندوستان میں مکمل شرکت کا مطالبہ ترک کر دیا ہے۔

نیو انگلینڈ میں زبردست طوفان

واشنگٹن ۱۰ جون۔ آج امریکہ کی مشرقی ریاست نیو انگلینڈ میں پھر ایک نیا خوفناک طوفان آیا۔ جس میں آج صبح تک چھہتر آدمی ہلاک سات سو اڑتیس آدمی زخمی اور ڈھائی ہزار آدمی بے گھر ہو گئے۔ نیو انگلینڈ کی تاریخ میں اتنا بدترین طوفان آج تک کبھی نہیں آیا۔ طوفان آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

ایئر وائس مارشل کینن نے رسالپور میں کامیاب کیڈٹوں کی پریڈ کی سلامی لی

رسالپور ۱۰ جون۔ پاکستان کی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل کینن نے آج رسالپور میں کامیاب کیڈٹوں کی پریڈ کی سلامی لی۔ آج ونگ پیش کرنے کی رسم میں جتنے کیڈٹوں نے حصہ لیا اتنے کیڈٹوں نے آج سے پہلے کبھی حصہ نہیں لیا۔ کیپٹن مسعود اس سال کے بہترین کیڈٹ قرار پائے۔ رسم ختم ہونے کے بعد تربیتی ہوائی جہازوں نے پرواز بھی کی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔

ہندوستان نے پرتگال سے اپنا سفیر بلانے کا فیصلہ کر لیا

نئی دہلی ۱۰ جون۔ ہندوستان نے پرتگال سے اپنا سفیر بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کے مستقبل کے متعلق بات چیت کرنے سے پرتگال کے انکار پر بطور احتجاج کیا گیا ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ لزبن میں ہندوستان کا جو لیگیشن ہے ہم نے اسے واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پرتگال کے دفتر خارجہ نے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کیا ہے۔

بدھ مذہب کو ماننے والے پاکستان کے قابل قدر شہری ہیں

کراچی ۱۰ جون۔ پاکستان میں جہاں بدھ مذہب کے بہت سے متبرک مقامات موجود ہیں بدھ مذہب کے ماننے والوں کی عزت کی جاتی ہے۔ اور وہ ملک کے قابل قدر شہری شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم نے پاکستان اور لنکا کی ثقافتی انجمن کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر ٹی بی جایا لنکا کے ہائی کمشنر نے کل کلفٹن میں اپنی سرکاری قیام گاہ وجے ہاؤس میں مذکورہ انجمن کا افتتاح کیا تھا۔ آنریبل وزیر تعلیم نے جن کو انجمن کا صدر منتخب کیا گیا کہا کہ ہندوستان کے مقابلہ میں ان علاقوں میں جو اب پاکستان میں شامل ہیں بدھ مذہب زیادہ عرصہ تک زندہ رہا۔ مغربی اور مشرقی پاکستان میں بدھ مذہب کے بہت اہم اور قدیم متبرک مقامات موجود ہیں اور وہاں اب بھی بدھ مذہب زندہ ہے۔ صوبہ شمال مغربی سرحد میں گندھارا کی مشہور تہذیب کی یادگاریں موجود ہیں اور محکمہ آثار قدیمہ نے اس علاقہ میں بدھ مذہب کے قدیم آثار کی حفاظت کرنے کی

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پرنٹنگ پریس رنچھوڑ لائن سے طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۱ جون ۱۹۵۳ء

پاکستان اور ہندوستان کے عوام کی اقتصادی حالت

یہ ایک نہائت جانکاہ حقیقت ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں بحیثیت مجموعی نہائت غریب اور نادار ملک ہیں۔ چند خوش نصیبوں کے سوا اکثر عوام ایسے ہیں، جن کو ایک وقت کھانا اور تن ڈھانکنے کو لنگوٹی تک نصیب نہیں ہوتی۔ نہ صرف بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں لاکھوں انسان محتاجی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بلکہ دیہات کے رہنے والوں کا معیار زندگی اتنا پست ہے کہ جس کے ذکر کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔

پاکستان اور بھارت کی ہی یہ حالت نہیں ہے۔ بلکہ اکثر ایشیائی ممالک کی یہی حالت ہے۔ مغربی تہذیب و تمدن کے تصادم سے تو ان ممالک کے رہنے والوں کی اور بھی بری حالت ہوگئی ہے۔ ایک طرف تو ضروریات زندگی اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ جب تک خاندان کا ایک ایک فرد کام نہ کرے گزر ہونی مشکل ہے۔ دوسری طرف کاموں میں اس نسبت سے اضافہ نہیں ہوا جس نسبت سے ضروریات روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔

مغرب سے تصادم سے پہلے ان ممالک کے رہنے والوں کی زندگی سادہ تھی ضروریات ایسی تھیں جو صرف لوکل زراعت۔ چھوٹی موٹی صنعت اور معمولی تجارتی کاروبار سے پوری ہو جاتی تھیں۔ شروع شروع میں جس طرح یورپ میں مشینری کی ایجاد سے انقلاب ہوا۔ اور دستکاری اور معمولی تجارت تباہ ہو کر رہ گئی۔ وہی بلکہ اس سے بھی بری حالت اب ایشیائی ممالک کی ہو رہی ہے۔ مغرب ممالک کی صورت میں تو چونکہ مشینری کی ایجاد کے ساتھ ساتھ انقلاب اتنا خطرناک نہیں ثابت ہوا۔ وہاں کے عوام نے پرانے طریقے چھوڑ چھاڑ کر نئے طریقے اختیار کر لئے۔ اور بہت حد تک تمدنی اور معاشرتی توازن قائم رہا، تا آنکہ وہ لوگ جلد ہی نئے سانچوں میں ڈھل گئے۔ ان لوگوں نے نئے طریقے اختیار کر کے صنعت و حرفت میں خوب کمال پیدا کیا۔ چونکہ مشینری بھی وہیں تیار ہوتی ہے۔ اس لئے خود مشینری بنانا بھی ایک بڑی صنعت بن گیا۔ اور بہت سے کاریگر اس کام میں کھپ گئے۔

اس کے برخلاف ایشیائی ممالک کی حالت بالکل ناگفتہ بہ ہے۔ نہ تو وہ خود مشینری بنا سکتے ہیں۔ اور نہ اپنی ضروریات کے لئے صنعتی اشیاء تیار کر سکتے ہیں۔ تقریباً تمام صنعتی اشیاء انہیں مغربی ممالک سے خریدنی پڑتی ہیں۔ نو ایجاد آلات کی کمی کی وجہ سے زراعت بھی ان کی کفیل نہیں ہو سکتی۔ آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ان اور ایسے ہی دوسرے حالات کی وجہ سے ایشیائی ممالک کی اکثریت نہائت محتاجی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ ان کا معیار زندگی بہت پست ہے۔ بے کاری کی کوئی انتہا نہیں۔ الغرض ان ممالک میں جب تک صنعتی اور زراعتی انقلاب نہ ہو۔ ان کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔

پاکستان اور بھارت جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے ایشیائی ممالک میں مستثنیٰ نہیں ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہاں دوسرے ایشیائی ممالک سے بھی زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے۔ جو نان شبینہ کے لئے بھی محتاج ہیں جو بغیر تن ڈھانکنے کے بسر کر رہے ہیں، کم خوراک اور موسم کے مطابق کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے اکثر امراض کا شکار ہیں حقیقت یہ ہے کہ چند خوش قسمت لوگوں کو چھوڑ کر پاکستان اور بھارت کے لوگوں کا معیار زندگی اتنا گرا ہوا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اس کا ذکر کرنا بھی باعث شرم ہے۔

تقسیم کے وقت جو افسوسناک واقعات ہوئے۔ اور جس طرح عوام ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بے سروسامان دھکیلے گئے۔ اور جس طرح ہماری بے وقوفیوں سے مال و جان تباہ ہوا۔ اس نے دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت پر اور بھی خطرناک حد تک اثر ڈالا ہے۔ دونوں ملکوں میں تارکان وطن کا سوال ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ دونوں طرف لاکھوں انسان ابھی تک بے کار پھر رہے ہیں۔ جن کو رات گزارنے کا بھی ٹھکانا میسر نہیں، ہزاروں بچے عورتیں اور نوجوان بوڑھے ایسے ہیں، جن کو پیٹ بھر کر کھانے کے لئے اناج تک حاصل نہیں۔ اور جو راتیں گلیوں، قبرستانوں اور فٹ پاتھوں پر گزارتے ہیں۔

ان حالات کے باوجود یہ کتنی حیرت ناک بات ہے کہ دونوں ملکوں کا بہت سا روپیہ بعض ایسے فضول کاموں پر خرچ ہو رہا ہے کہ اگر وہی روپیہ تارکان وطن اور بے کاروں کو کام مہیا کرنے اور دوسری معاشرتی اور صنعتی ترقیوں پر صرف کیا جاتا تو یقیناً آج پانچ چھ سال کے عرصہ میں اس غربت میں بہت حد تک کمی ہو جاتی۔ جن کا ان دونوں ملکوں کے رہنے والوں کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ایک مسئلہ کشمیر کو ہی لے لیجئے۔ اگر دونوں ملکوں کے راہنما شروع ہی میں سوچتے تو دونوں ملکوں کا جس قدر روپیہ صرف اس جھگڑے کی طفیل فوج پر ہی خرچ ہو رہا ہے۔ یقیناً وہ روپیہ دونوں ملکوں کے کئی ترقی کے کاموں پر صرف ہوتا۔ بارہا دانشمند لوگوں نے پاکستان اور بھارت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ آج یہ بات اپنے پورے زور کے ساتھ پھر ہمارے سامنے لائی گئی ہے۔ چنانچہ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے اپنی حالیہ تقریروں میں نہائت دردناک الفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے کیمبرج مجلس آف ایشین سٹوڈنٹس اینڈ کیمبرج یونی ورسٹی پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"بھارت اور پاکستان کے لئے یہ امر خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اگر وہ ایک دوسرے کے خلاف اپنے آپ کو مسلح کرتے چلے جائیں گے۔ میں اپنے ان دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ اور روا دارانہ سمجھوتہ کے سوال کو اس لئے اولیت کا مقام دے رہا ہوں۔ تاکہ جو کثیر رقومات اس وقت فوجی اسلحہ وغیرہ پر صرف ہو رہی ہیں۔ وہ دونوں ملکوں کی اقتصادی ترقی کے لئے صرف ہوں"

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب فضا ایسی ہوگئی ہے کہ جو دونوں ملکوں کے تنازعات کے حل کے لئے موافق اور سازگار ہے۔

وزیر اعظم کی یہ باتیں نہائت دانشمندانہ ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ دونوں ملکوں کے راہنما اور نہیں تو صرف ان پست حال لوگوں کی بہبودی کے پیش نظر جن کی تعداد دونوں ملکوں میں کچھ کم نہیں، باہمی تنازعات کو نپٹانے کا یہ سازگار موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔

رمضان المبارک کی انتیسویں رات

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی روح ہے۔ اور وہ رات ہے جسے خیرٌ من الف شھر اور نزول ملائکہ کی رات کہا گیا ہے۔ عزت و بڑائی اور قوت و قدرت کی اس رات کو گو اللہ تعالےٰ نے اپنی ازلی حکمتوں کے ماتحت پردۂ اخفا میں ہی رکھا ہے۔ لیکن پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر ضرور فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ عام طور پر ستائیسویں رات کے متعلق زیادہ روائتیں آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر رمضان کی ستائیسویں رات جمعہ کی رات ہو۔ تو وہ خدا کے فضل سے بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ جمعہ کی برکت بھی شامل ہے۔ لیکن صرف ایک رات کو مخصوص کر کے اس پر تکیہ کر لینا بہرحال درست نہیں ممکن ہے کہ کوئی دوسری رات ہو۔ اور اس طرح انسان اصل لیلۃ القدر کی برکتوں سے محروم رہ جائے

چنانچہ رمضان المبارک کی انتیسویں رات کے متعلق بھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑی برکتوں والی رات ہے۔ مسند احمد میں آیا ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی برکتوں کا ذکر فرمایا۔ تو بعض صحابہ رضؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہی لیلۃ القدر ہے۔ تو حضور نے فرمایا میں یہ تو نہیں کہتا۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جس طرح ایک اچھا اور شفیق مالک مزدور کی مزدوری ختم ہوتے ہی اس کی اجرت اسے دے دیتا ہے۔ اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی اس رات کو جو رمضان المبارک کی آخری طاق رات ہوتی ہے۔ اپنے بندوں کو بڑھ چڑھ کر اور نقد بنقد اجرت دینے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔

اب رمضان المبارک کی طاق راتوں میں سے صرف انتیسویں رات باقی ہے۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۸ پر)

اہل ایمان کے جذبہ کی ایک دلکش جھلک

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۱)

صداقت کے علمبردار ہر زمانہ میں ستائے جاتے رہے ہیں۔ تاریخ میں کتنی ہی شاندار مثالیں موجود ہیں کہ سچائی کے نشہ میں مخمور انسان والہانہ طور پر ہر قربانی کے لئے آگے بڑھتے رہے ہیں۔ موت ایک ڈراؤنی چیز ہے۔ عزت و ناموس کا سوال انسان کے دل کو لرزا دیتا ہے۔ مال و وطن کی قربانی بہت بڑی قربانی ہے لیکن سچائی کے یہ عاشق شیدا اور حق پرست انسان نہ موت سے ڈرتے ہیں، نہ انہیں عزت و ناموس کی پروا ہوتی ہے۔ اور نہ مال و منال کا ضیاع ان کے پائے استقلال میں جنبش پیدا کرتا ہے۔ اور نہ ہی بے وطنی اور غربت کی زندگی ان کو جادۂ استقامت سے منحرف کر سکتی ہے۔

حقانیت کی قربانگاہ پر قربان ہونے والے یہ مقدس لوگ شمع صداقت کے یہ جانثار پروانے ہی انسانیت کی لاج ہیں انہیں کی برکت سے انسانیت کو فروغ حاصل ہے ورنہ یہ آدم نژاد تو محض خون اور گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اور اس کی زندگی دوسرے جانداروں سے خاص امتیاز نہیں رکھتی۔ صداقت کے لئے عاشقانہ زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ یہی زندگی پیدا کرنا انبیاء کا مطلوب ہوتا ہے ظاہری رسوم و عادات اور عبادات سب اسی بلند تر منزل کے لئے زینے ہیں۔ تمام نیکیاں اور سارے اعمال اسی منزل کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ محبت خداوندی کا جذبہ پیدا کرنا اور اسے نشوونما دینا ہی آفتاب نبوت کا سب سے بڑا کارنامہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ جوہر قابل نبیوں کے زمانہ میں اور ان کے بعد قریب کے زمانہ میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے کیونکہ نبی کی بعثت کے ساتھ جہاں اہل باطل حق کے مقابلہ کے لئے برسرپیکار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نصب العین اہل حق کو مٹانا ہوتا ہے۔ وہاں دوسری طرف اس شمع ہدایت کے پروانے اس کے نور کو قائم رکھنے کے لئے میدان میں آ جاتے ہیں۔ اور اس راہ میں تن من دھن قربان کر دیتے ہیں۔ اس معرکہ حق و باطل میں فدائیت کے وہ نمونے نظر آتے ہیں۔ ایثار و قربانی کی وہ نظیریں قائم ہوتی ہیں۔ کہ چشم فلک حیرت سے فرزندانِ آدم کو دیکھتی ہے۔ اور تاریخ اپنے زریں صفحات کو ان واقعات سے زینت دیتی ہے۔ سچ مچ یہی زندہ شہید تاریخ کی زینت ہوتے ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(۲)

دو ہزار برس گزرے کہ سرزمین فلسطین میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خدا سے ہمکلام ہونے کا دعوے کیا۔ آپ کی قوم آپ کی دشمنی پر کمربستہ ہو گئی۔ چند غریب اور دنیا کی نظروں میں مفلوک الحال انسان ان پر ایمان لائے ہمیشہ سے ایسے غرباء کے اخلاص پر ہی قصر روحانیت تعمیر ہوتا آیا ہے۔ یہ کمزور اور نہتے مگر ایمان کی طاقتوں سے مسلح حواری دنیائے یہودیت کے روحانی معالج مقرر ہوئے اس غرض کی ادائیگی میں انہوں نے جس طرح اپنی جانیں جوکھوں میں ڈالیں۔ وہ تاریخ کا ایک کھلا باب ہے۔ آج ہم جس واقعہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ وہ ان عظیم الشان قربانیوں کی درخشندگی اور تابندگی پر ایک غیر معمولی اضافہ ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اولین زمانہ کے مسیحی کن جذبات کے ماتحت یہ قربانیاں کیا کرتے تھے۔ اور ہر چیز کو نثار کرتے وقت کونسے احساسات ان کے دلوں کی گہرائیوں میں ابھرا کرتے تھے درحقیقت یہ چیز نفس قربانی سے بھی عظیم تر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کے ابتدائی سالوں کی بات ہے کہ ایک دفعہ حواریوں کو پکڑ کر عدالت میں لایا گیا۔ یہودی سرداروں اور حکومت کے نمائندوں میں ان کے بارے میں کافی گفتگو ہوئی۔ ایک فریسی گملی ایل نے بھی لوگوں کو سمجھایا کہ حواریوں سے کچھ تعرض نہ کرو۔ مگر وہ لوگ انہیں پوری آزادی دینے کے لئے تیار نہ ہوئے ہاں اتنا کیا کہ:-

"انہوں نے اس کی بات مانی اور رسولوں (حواریوں) کو پاس بلا کر ان کو پٹوایا۔ اور یہ حکم دے کر چھوڑ دیا کہ یسوع کا نام لے کر بات نہ کرنا"

عدالت سے کوڑے کھا کر نکلنے والے ان حواریوں کی حالت یہ تھی کہ:-

"وہ عدالت سے اس بات پر خوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اس نام کے واسطے بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے" (اعمال ۵/۴۱)

کتنا پاکیزہ جذبہ ہے۔ اور کس قدر اپنے نصب العین سے فطری لگاؤ ہے۔ سچ مچ عشق یہی ہے انہیں کوڑوں کی ضربوں کے درد کا احساس نہیں لوگوں میں تکا فضیحتی کا خیال تک نہیں۔ عدالت میں برے ریکارڈ کی پروا تک نہیں۔ وہ شاداں و فرحاں ہیں اور ہشاش بشاش عدالت سے نکل رہے ہیں۔ اور خوشی سے کہتے جاتے ہیں۔ کہ الحمد للہ کہ ہم اس نام کے واسطے بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے واقعی اپنے محبوب اور معشوق کی راہ میں بے عزت

. . . .

. . . . ہونے کی سعادت بھی کسی کسی کو ملتی ہے۔ خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کرتے مار یں کھاتے اور گالیاں سنتے ہیں اور خوش رہتے ہیں ؎

یاد رکھیو کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

(۳)

حضرت سید الانبیاء و المرسلین محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حیات روحانی کے بے مثال فوارے پھوٹ پڑے تھے۔ اور قربانی کے وہ نظارے نظر آئے کہ ابتداء آفرینش سے قیامت تک یہ دور اپنے نمونوں میں لاثانی ہے۔ اس دور کا ہر صحابی آسمان روحانیت کا ستارہ نظر آتا ہے۔ ایک مجلس میں دشمن حق ایک صحابی کی آنکھ نکال دیتا ہے۔ دوسرا خیرخواہ از راہ ہمدردی ایسے کلمات کہتا ہے جن میں آنکھ کے ضائع ہو جانے پر افسوس اور حسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ صحابی پکار اٹھتا ہے کہ بھائی صاحب آپ کو میری اس آنکھ کے جانے پر افسوس ہو رہا ہے۔ میری تو دوسری آنکھ بھی بے تاب ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجھ پر کب یہ حالت آتی ہے۔ تاریکی کے فرزند اس جذبۂ عشق کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ بلکہ میں جام شہادت نوش کرنے والے ہر صحابی نے محیر العقول جذبات کا اظہار کیا۔ غرض یہ داستان محبت و قربانی اتنی طویل اور دلدوز ہے کہ اس کا احاطہ ممکن نہیں۔

چونکہ دنیوی شان و شوکت آ جانے سے اہل حق کی یہ استعدادیں مخفی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پھر نئے برگزیدوں کے ذریعہ اس ذوق خیریں کی ارزانی فرماتا ہے۔ اور ان پر پھر مصائب کے بادل لاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت شمع رسالت کے پروانوں کی دیرینہ سوزش کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح اول کے رنگ و بو پر بھیجکر پھر یہ موقعہ پیدا فرمایا ہے۔ کہ اہل حق کی قربانیوں سے اور ان کے خونوں سے دین کی کھیتی سینچی جائے اور انہیں بام روحانیت پر پہونچانے کے لئے اس کٹھن دروازے سے گزارا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔"
(الوصیت ص۱۰)

جماعت احمدیہ خدا کے مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس لئے اسے بڑی حد تک اس قسم کی قربانیوں کو پیش کرنا پڑے گا۔ جو پہلے ماموروں بالخصوص حضرت مسیح ناصری کی جماعت نے پیش کی تھیں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اس بارے میں نہایت شاندار ہے۔ جان و مال اور وطن کی ہر قربانی عذبیمانہ پر افراد جماعت پیش کرتے رہے ہیں۔ اور اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے یا نہ دہرائے۔ لیکن خدا کی سنت اپنے ماموروں کے ساتھ ضرور دہرائی جاتی ہے۔ اور خدا کی تائید بھی جو صبر و عظمت والوں کا ہاتھ ضرور تھامتی ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ دشمنان اسلام پر

(۳)

(از مکرم عبدالمجید صاحب سکرٹری تعلیم وتربیت کراچی)

اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں جس کا پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ مومنوں کے متعلق فرمایا تھا۔ "یوم ینظر المرء ماقدمت یداہ" یعنی مومن ان قربانیوں اور اخلاص کے نتیجہ میں جو اسلام کی خاطر انہوں نے پیش کی ہوں گی۔ انعامات کی بارش کا نزول اپنے اوپر دیکھیں گے۔ اور اس طرح دینی و دنیوی نعماء کے وارث ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے۔ کہ انبیاءؑ اور ان کی جماعتوں کو ابتداء میں شدائد مصائب اور تکالیف کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ جو مخالفین کے ہاتھوں سے یا آسمانی قضاوقدر سے ان کو پہنچتے ہیں۔ اس میں یہ حکمت پنہاں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کے توسط سے جو ہدایتیں نازل فرماتا ہے۔ ان کو انبیاءؑ کے ماننے والے علمی طور پر تو اپنے دلوں پر وارد کرلیتے ہیں۔ لیکن یہ ہدایتیں کمال تام تک نہیں پہنچتیں۔ جب تک کہ ابتلاء کی حاجتیں دکھوں اور تکالیف کی بھٹی میں سے گذر کر عملی کی زمین سے ان کو نشو ونما نہ دیں۔ یہاں تک کہ ایک مومن کا اپنا وجود عمل کرتے کرتے ہدایتوں کا ایک مکمل نسخہ بن جاتا ہے۔ اور اسی طرح سے عملی طور پر وہ تمام ہدایتیں انسانی جسم پر وارد ہوکر اپنے نقش و نگار اس پر جما دیتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ "ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہم تمہیں خوف اور فاقہ اور مال کے نقصان اور جان کے نقصان اور کوشش کے ضائع جانے اور اولاد کے فوت ہونے سے آزمائیں گے۔ یعنی یہ تمام تکلیفیں قضاء وقدر کے طور پر یا دشمن کے ہاتھ سے تمہیں پہنچینگی۔ سو ان لوگوں کو خوشخبری ہو۔ جو مصیبت کے وقت صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے ہیں۔ اور خدا ہی کی طرف رجوع کریں گے۔

پس ان آیات کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں جو کچھ مصیبتیں تم پر ڈالتا ہوں۔ وہ تمہارے علم اور تجربہ کا ذریعہ ہیں یعنی ان سے تمہارا علم کامل ہوتا ہے۔ اس مضمون کی طرف اس آیت کریمہ میں بھی اشارہ ہے۔ جہاں پر اللہ جلشانہ فرماتے ہیں۔ ربنا افرغ علینا صبرًا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔ یعنی اے خدا ان مصیبتوں میں ہمارے دلوں پر ایسی سکینت نازل فرما۔ جس سے ہمیں صبر آجائے۔ ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور ہمیں کافروں کی قوم پر فتح عطا فرما۔ اس دعا کے نتیجہ میں دکھوں اور مصیبتوں کے اوقات میں اللہ جلشانہٗ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے۔ جس سے وہ قوت پاکر نہایت اطمینان سے مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں۔ جو اس کی راہ میں ان کے پیروں پر پڑتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"یہ سچ بات ہے۔ کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے۔ کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں۔ اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کردے۔ اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں۔ اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں۔ اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق و ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہوجائیں۔ موت پر راضی ہوجائیں۔ اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں۔ کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں۔ کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہوجائیں۔ اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں۔ اور قضاء وقدر کے آگے دم نہ ماریں۔ اور ہرگز بے قراری اور جزع و فزع نہ دکھلاویں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہوجائے۔ یہی استقامت ہے۔ جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ استقامت۔ اخلاص اور قربانی کی مندرجہ بالا تعلیم کی حقیقت کو نہ صرف انہوں نے سمجھا۔ بلکہ عملی جامہ پہنا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک پاک اور قابل تقلید نمونہ قائم کیا۔ انہوں نے رضاء الٰہی کی خاطر اپنے عزیز و اقرباء وطن و جائیداد۔ مال و دولت سب کو حسب ضرورت قربان کیا۔ محبت الٰہیہ کے حصول کے لئے وہ نہ اولاد کو خاطر میں لائے۔ اور نہ بیویوں اور دیگر رشتہ داروں کو۔ خدا کی الفت میں سرشار ہونے کے بعد وہ دنیا کے تمام مال ومتاع سے بے نیاز ہوگئے۔ عبادات اور ریاضتوں میں جس مستعدی اور سرگرمی سے وہ حصہ لیتے تھے۔ اس کے متعلق احادیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ دنیا کے کاروبار اور مشاغل ان کے لئے ذکر اللہ میں کبھی حائل نہ ہوئے۔ انہی کی تعریف وتوصیف میں اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ "رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔" یہ وہ پاک اور مقدس گروہ تھا۔ جن کو تجارت اور خرید وفروخت کبھی خدا کی یاد سے نہ روکتے تھے۔ علاوہ فرائض نمازوں کے شب بیداری ان کا روزمرہ کا شیوہ تھا۔" یہ لوگ عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے راتوں کو بہت ہی کم سوتے تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے دنیوی ترقیات اور فتوحات بھی حاصل کیں۔ اس لئے کہ ان کی تمام ترقیات کا انحصار تعلق باللہ پر تھا۔ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ جس قدر ان ہستیوں نے اپنے تعلقات کو ذات باری کے ساتھ استوار کیا۔ اور اسکی راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کے لئے مستعد رہے۔ اتنی ہی دینی ودنیوی کامیابیوں سے وہ سرفراز ہوئے۔ یہاں تک کہ حکومت دولت۔ رعب و دبدبہ ان کے قدم چومتے رہے۔ جتنا وہ دنیا سے بے تعلقی کا اظہار کرتے رہے اور اپنے خالق حقیقی سے لو لگاتے رہے۔ اتنا ہی کامیابیوں اور فتوحات سے متمتع ہوتے رہے۔ ایک طرف انہوں نے روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات کو حاصل کیا۔ اور دوسری طرف دنیا کی بیش از بیش نعمتوں کے وارث بنے۔ وہ حکومتوں کے مالک بنے۔ ایسی حکومتیں جس کے سامنے قیصر و کسریٰ کی حکومتیں سرنگوں ہوگئیں۔ علوم وفنون وغیرہ میں بھی وہ یدطولیٰ حاصل کیا۔ کہ جس کی نظیر پیش کرنے سے اب بھی زمانہ قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ اصحاب محمد وبارک وسلم علیہ

غرضیکہ "یوم ینظر المرء ماقدمت یداہ" کے ماتحت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی قربانیوں اور اخلاص کے نتیجہ میں دینی ودنیوی نعمتوں سے متمتع ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان میں سے ہر ایک کو ایسی ایسی نعمتوں سے نوازا۔ جو نہ دنیا کے وہم وگمان میں تھیں۔ نہ وہ خود ان کی توقعات رکھتے تھے اس بے مثل نشان کا ظہور حسب مراتب صحابہ میں سے ہر ایک کے ساتھ ہوا۔ اس وقت صرف دو تاریخی واقعات اس بیان کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک معمولی تاجر تھے۔ مگر جب حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور انہیں اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا۔ تو کسی نے مکہ میں بھی یہ خبر پہنچادی۔ ایک مجلس میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ جس میں حضرت ابوبکرؓ کے والد ماجد بھی موجود تھے کہ کسی نے کہا۔ کہ مدینہ سے خبر آئی ہے۔ کہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہوگئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ کہ پھر کیا واقعہ پیش آیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ مسلمانوں نے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرکے اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہے۔ اس نے بتایا۔ کہ ابوبکرؓ کے ہاتھ پر۔ حضرت ابوبکرؓ کے والد جو اسی مجلس میں بیٹھے تھے یہ سن کر کہنے لگے۔ کس ابوبکرؓ کے ہاتھ پر۔ گویا کہ ان کے ذہن میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا۔ کہ ان کے بیٹے کو بادشاہ تسلیم کرلیا جائیگا۔ اس نے جواب دیا۔ ابن ابی قحافہ۔ یعنی تمہارے بیٹے کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا۔ کہ کیا فلاں قبیلہ نے ان کو مان لیا ہے۔ کیا فلاں قبیلہ نے بھی ان کو مان لیا۔ اور کیا فلاں فلاں قبیلہ نے ان کو فی الواقع بادشاہ تسلیم کرلیا ہے۔ جب اس نے تمام سوالوں کا جواب اثبات میں دیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ کے والد نے پوچھا۔ کہ کیا بنو ہاشم نے بھی ان کو مان لیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں بنو ہاشم نے بھی ان کو تسلیم کرلیا ہے۔ تب بے اختیار ہو کر وہ بولے کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

حضرت ابوبکرؓ کے والد پہلے ہی مسلمان تھے۔ ان کا کلمہ طیبہ کا پڑھنا یہ مطلب رکھتا تھا۔ کہ یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام سچا ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے ہاتھ پر تمام قبائل عرب بیعت

(باقی صفحہ ۷ پر)

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ "ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے" مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں فرماتیں۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال)

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

یہ وہ عہد ہے۔ جو آپ نے احمدیت میں داخل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کیا پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ دین کی خاطر مال کی معمولی سی قربانی میں بھی آپ کی طرف سے کوتاہی ہو رہی ہو آپ اپنے حسابات کو دیکھیں۔ اگر چندہ عام یا حصہ آمد اور جلسہ سالانہ میں سے کوئی رقم آپ کی طرف رہ گئی ہو۔ تو اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ آپ بقایاداروں میں شمار نہ کئے جائیں۔ اور آپ کے متعلق مالی لحاظ سے کہا جا سکے کہ جو عہد آپ نے بیعت کے وقت باندھا تھا۔ اُسے پورا کر رہے ہیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

انتخاب عہدیداران جماعت کے سلسلہ میں اعلان

انتخاب عہدیداران جماعت کے وقت اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ کوئی عہدیدار جماعت کا ایسا انتخاب میں نہ آنا چاہیئے۔ جو بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصاراللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو

کیونکہ حسب قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ قاعدہ ۸۱۸ الف کوئی عہدیدار مقرر نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجلس انصار یا خدام کا باقاعدہ ممبر نہ ہو۔ پس ایسے ہی احباب انتخاب میں آنے چاہیئں۔ جو ان مجالس کے ممبر ہوں۔ ورنہ انتخاب صحیح متصور نہ ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ)

انجنئرنگ کالج رسول میں اوورسیر کلاس کے داخلہ کی شرائط

عمر ۱۷ تا ۲۱ سال۔ لیاقت میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ پراسپکٹس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے مبلغ ۹ بھجوا کر منگوائیں۔

فیس ۳/۳ روپیہ ہوگی۔ ماہوار خرچ ۵۰ روپیہ کے درمیان ہوگا۔ وردی کتب وغیرہ/۱۵۰ روپیہ کورس ایک سال ہوگا۔ داخلہ ۱۵ جولائی سے شروع ہوگا۔ درخواستیں جون کے شروع میں ہوں گی۔ جس کا عنقریب اعلان ہوگا۔ اس سال ۲۰۰ کی سپیشل اوورسیر کلاس بھرتی ہوگی

شہر سیالکوٹ میں عیدالفطر کی نماز

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ عیدالفطر کی نماز ٹھیک ۷ بجے صبح جامعہ احمدیہ المعروف مسجد کبوترانوالی میں ادا کرے گی۔ احباب وقت پر پہنچ جائیں۔ نماز عید قاضی علی محمد صاحب خطیب پڑھائیں گے۔ نماز سے پہلے فطرانہ بحساب ۱/- فی کس یا ۸/- فی کس ادا کیا جاوے۔ اور عید فنڈ کم از کم ۱/- (قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مقامی جماعت کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بعارضہ بخار۔ اسہال۔ ضعف دل و اختلاج القلب بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان وجملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو اپنے فضل و کرم سے شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرکے صحت اور لمبی عمر دے۔ آمین خاکسار ڈاکٹر ڈی۔ ایم صوفی احمدیہ دواخانہ چوک فقانہ شہر گوجرانوالہ (۲) کمترین کی اہلیہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بعض ڈاکٹر ٹی۔ بی بتلاتے ہیں۔ اور بعض حکماء و ڈاکٹر معدی بیماری بتلاتے ہیں۔ ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ اور بعض دفعہ خونی قے

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہوں گے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائے خاص کے حصول کا موقعہ ہر سال وکالت مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فی صدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش ہوگی۔ اُمید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقعہ پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہوگی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ۔

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

آتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (حکیم محمد عبدالعزیز سابق چیف انسپکٹر بیت المال ڈونگ ڈاکخانہ آڑہ براستہ کھاریاں ضلع گجرات پاکستان (۳) خاکسار نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمادیں (مبارک احمد لقا پوری از تعلیم الاسلام کالج لاہور

خان نجف خاں کو بری الذمہ قرار دے دیا گیا

لاہور ۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان پبلک سروس کمیشن نے خان نجف خاں سپرنٹنڈنٹ پولیس راولپنڈی (حال متعین ملتان) کو خان لیاقت علی خاں کے قتل کے سلسلہ میں انتظامی کوتاہی کے الزام سے بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔ لیکن نجف خاں نے راولپنڈی کے جلسہ کے بعد پولیس ریکارڈ پر اثر انداز ہونے کی جو کوشش کی اور جو رویہ اختیار کیا۔ اس پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پبلک سروس کمیشن نے اس دلیل سے اتفاق کیا ہے۔ کہ ۱۶ر اکتوبر ۵۱ء کو راولپنڈی کے جلسہ کا انتظام غیر سرکاری طور پر کیا گیا تھا۔ لہٰذا نجف خاں کو اس بات کے لئے موردِ الزام نہیں ٹھیرایا جا سکتا۔ کہ قاتل سید اکبر جلسہ کی پہلی صف میں مائیکروفون کے سامنے جگہ حاصل کرنے میں کیوں کامیاب ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جہاں تک سید اکبر کی نگرانی کا تعلق تھا۔ اس سلسلہ میں بھی پنجاب اور سرحد دو صوبوں کی خفیہ پولیس کی دو عملی کا حادثہ پیش آیا۔ واضح رہے کہ حکومت پاکستان نے خان لیاقت علی خاں کے قتل کے سلسلے میں نجف خاں کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے فیڈرل کورٹ کے مسٹر جسٹس ابو صالح محمد اکرام کو تعینات کیا تھا۔ اور بعد ازاں ان کی تحقیقاتی رپورٹ کو مزید تبصرہ کے لئے پاکستان پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیج دیا گیا تھا۔ جس طرح لاہور ہائی کورٹ کے راجہ حسن اختر اور خواجہ عبدالرحیم کے خلاف تحقیقاتی رپورٹ کو مزید تبصرہ کے لئے پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیجا گیا تھا۔ توقع ہے۔ کہ اس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پنجاب آنریبل ابو صالح محمد اکرم کی تحقیقاتی رپورٹ۔ پاکستان پبلک سروس کمیشن کا تبصرہ اور اپنے فیصلہ سے عوام کو ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ آگاہ کرے گی۔ فی الحال اس مسئلہ کا فیصلہ حکومت پنجاب کے پاس زیر غور ہے۔

وزیر اعظم محمد علی نے لندن سے روانگی ملتوی کردی

لندن ۹ر جون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے لندن سے روانگی دو روز تک کے لئے ملتوی کر دی ہے۔ وہ اب ۱۲ر جون کو روانہ ہوں گے۔ پہلے پروگرام کے مطابق وزیر اعظم ۱۰ر جون کو روانہ ہونے والے تھے۔ مسٹر محمد علی روم۔ ایتھنز۔ قاہرہ اور بغداد ہوتے ہوئے کراچی واپس آئیں گے۔ قاہرہ میں وہ جنرل نجیب کی دعوت پر دو روز تک قیام کریں گے۔ وزیر اعظم آج صبح چند گھنٹے کے لئے کیمبرج گئے۔ جہاں انہوں نے پاکستانی طلباء اور ایشیائی طلباء کی مجلس کے جلسے سے خطاب کیا۔ آج رات مسٹر محمد علی وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل کی ایک دعوت میں شریک ہوں گے۔ یہ دعوت دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے اعزاز میں دی گئی ہے۔

نون کو پنجاب لیگ کا صدر منتخب کر لیا جائے گا

پشاور ۹ر جون۔ پنجاب مسلم لیگ کے نائب صدر شیخ صادق حسن نے کہا ہے۔ کہ اس وقت مناسب یہی ہے۔ کہ پنجاب میں وزارت اعلیٰ اور صوبائی مسلم لیگ کی صدارت ایک ہی شخص کے قبضے میں ہو۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ۱۲ر جون کو پنجاب مسلم لیگ کونسل کا جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں ملک فیروز خاں نون کو پنجاب مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا جائے گا۔

کراچی سے مصری سفیر کو قاہرہ بلا لیا گیا

کراچی ۹ر جون۔ یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل نجیب نے اہم صلاح و مشورے کے لئے ڈاکٹر عبدالوہاب عزام کو قاہرہ بلایا ہے۔ توقع ہے کہ مصری سفیر پاکستانی وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور مصری وزیر اعظم کے مابین آئندہ بات چیت کے وقت سے قبل ہی قاہرہ پہنچ جائیں گے۔ قاہرہ جانے سے قبل مصری سفیر کراچی میں اہم شخصیتوں کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں آج صبح انہوں نے یہاں ایرانی ناظم امور سے بات چیت کی۔ ڈاکٹر عزام کی پاکستان سے غیر حاضری کی مدت معلوم نہیں ہے۔

فارورڈ بلاک اور پرجا سوشلسٹ کا الحاق

کلکتہ ۹ر جون۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی میں اب فارورڈ بلاک کو بھی شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ الحاق کا یہ فیصلہ بنگلور میں ہوا۔ جہاں دونوں جماعتوں کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔

شمعون اور ششاکلی اردن جائیں گے

عمان ۹ر جون۔ رمضان کے اختتام پر شامی نائب وزیر اعظم اور شامی فوج کے چیف آف سٹاف بریگیڈیر ششاکلی اردن جائیں گے۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ صدر لبنان بھی عیدالفطر کی چھٹیوں کے بعد سرکاری طور پر اردن جائیں گے۔

دیہاتی علاقوں کے لئے ڈاکخانے

کراچی ۹ر جون۔ دیہاتی علاقوں کو سہولت دینے کے لئے ہر دو ہزار کی آبادی میں ۲۲ نئے ڈاکخانے مارچ ۵۳ء میں کھولے گئے۔ جن میں سے آٹھ مشرقی بنگال میں ۱۲ سرحد و پنجاب میں اور دو سندھ و کراچی میں کھولے گئے۔ غرضیکہ ۵۲-۱۹۵۳ء میں ۲۱۳ ڈاکخانے نئے کھلے۔

پاکستان اور بھارت کی اسلحہ بندی دونوں ملکوں کے لئے خودکشی کے مترادف ہے (وزیر اعظم کی لندن میں تقریر)

میں دونوں ملکوں کی دوستی کو دیگر تمام مسائل سے زیادہ اہمیت دے رہا ہوں

ہتھیاروں پر خرچ ہونے والی رقم اقتصادی ترقی پر خرچ ہونی چاہیئے

کیمبرج ۹ر جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا ہے کہ اگر پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ بندی کرتے رہے۔ تو یہ دونوں ملکوں کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگا۔ وزیر اعظم پاکستان نے کیمبرج یونیورسٹی میں پاکستان اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اور ایشیائی طلباء کی مجلس کے مشترکہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات قائم کرنے کے مسئلہ کو دیگر مسائل پر فوقیت دے رہا ہوں۔ تاکہ ہم جو کثیر رقوم اسلحہ بندی پر خرچ کر رہے ہیں۔ وہ دونوں ملکوں کی اقتصادی ترقی پر صرف کی جا سکیں۔ وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ۔ اب ایک ایسا سیاسی ماحول پیدا ہو گیا ہے جس پاکستان و بھارت کے تنازعات طے کئے جا سکتے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے اپنی تقریر میں پنڈت نہرو کے ساتھ اپنی "نجی" ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اور مسٹر نہرو دونوں اپنے مسائل کا حل کرنے کیلئے بے چین ہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اب امید کی جھلک پیدا ہو گئی ہے۔ اور سارے برصغیر میں نئی خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔

سیئول میں امریکی فوجیوں پر حملے شروع ہو گئے

پوسان ۹ر جون۔ آج جنوبی کوریا کی اسمبلی نے اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کی جسمیں حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ دریائے یالو کی سرحد پار کر کے۔ چین پر چڑھائی کی تیاریاں شروع کر دے۔ سیئول میں آج جنگی قیدیوں کے معاہدہ کے خلاف بطور احتجاج مکمل ہڑتال رہی۔ ہزاروں افراد کے ایک جلوس نے دن بھر مظاہرے کئے۔ امریکن فوجیوں کو کئی جگہ پیٹا گیا۔ جس کے بعد اقوام متحدہ کے فوجیوں سے کہا گیا کہ وہ کم سے کم تین تین کے گروپوں میں مسلح ہو کر باہر نکلیں شہر کے تمام بازاروں میں مسلح امریکی فوج گشت کر رہی ہے۔

ولی عہد جاپان پیرس کو

پیرس ۹ر جون۔ فرانس نے ولی عہد جاپان شہزادہ اکیہٹو کو دس روز دورے کی دعوت دی ہے ۱۹ سالہ شہزادہ آج پیرس پہنچنے والا ہے

اسپین سے ۵ ہزار ٹن شکر کراچی پہنچ گئی

کراچی ۸ر جون۔ اسپین سے پانچ ہزار ٹن شکر کل کراچی پہنچ گئی۔ اس شکر کے بدلے پاکستان اسپین کو پٹ سن دے گا۔

تن سنگھ کو لنڈن بلا کر اعزاز دیا جائے گا

لنڈن ۹ر جون۔ کرنل ہنٹ اور ایڈمنڈ ہلاری کو سر کے خطابات دیئے جانے پر عام مسرت ظاہر کی گئی ہے۔ ملکہ شرپا تن سنگھ کو بھی ان اعزاز میں شریک کرنا چاہتی ہیں عموماً غیر ملکی کو کوئی خطاب دینے سے قبل اس کی حکومت کی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیپالی حکومت سے اجازت ملنے میں کوئی دشواری پیش آنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں ہے۔ برطانیہ کے کوہ پیما ادارے پنشن یا کسی دوسری شکل میں تن سنگھ کی خدمات کو سراہنے کے مزید ثبوت پر غور کر رہے ہیں ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایورسٹ کی فتح پر لارڈ میئر ایک ضیافت کا بندوبست کریں گے جس میں شرکت کیلئے تن سنگھ بذریعہ ہوائی جہاز آئے گا۔

آٹھ دن میں ۱۵۴ ماؤ ماؤ ہلاک

نیروبی ۹ر جون۔ سرکاری فوجوں نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۲۴ ماؤ ماؤ دہشت انگیزوں کو ہلاک کر دیا اس ماہ کے پہلے آٹھ دن میں ۱۵۴ افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں

اردن اسرائیل معاہدہ

یروشلم ۹ر جون۔ اردن اور اسرائیل نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں جسکی رو سے مقامی کمانڈروں کی سرحد پر وقتاً فوقتاً کانفرنس ہوا کرے گی۔ اور حادثات کی روک تھام کی جائے گی۔

مسٹر محمد علی کی مسٹر رچرڈ بٹلر سے ملاقات

لنڈن ۹ر جون مسٹر محمد علی پاکستان کے وزیر اعظم نے کل مسٹر رچرڈ بٹلر وزیر خزانہ برطانیہ سے ۱۱ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں ملاقات کی اور اسٹرلنگ ایریا کے سلسلے میں بات کی۔ اس کے بعد مسٹر محمد علی نے مسٹر چرچل کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔

اینگلو مصری مذاکرات دوبارہ شروع ہوں گے

قاہرہ ۸ر جون قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے اطلاع دی ہے کہ نہر سوئز کا تنازعہ طے کرنیکی غرض سے ۲۰ جون کو برطانیہ اور مصر کے درمیان مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ اس سلسلے میں عنقریب سفارتی معیار پر مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔

مغربی افریقہ میں اسلام بہت تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے

لندن ۹ جون:۔ برطانوی رومن کیتھولک اخبار "دی یونی ورس" نے لکھا ہے۔ کہ ٹوناڈو فرانسیس مغربی افریقہ کے ضلع میں اسلام بہت تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ ایسے علاقوں کے متعلق جہاں عیسائی پادریوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ وہاں کے علاقوں میں اسلام کے پھیلنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے نوجوان بڑی تعداد میں اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں۔ بعض دیہاتوں اور کنبے کے سرداروں نے متحد ہو کر اسلام قبول کر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور بعض اوقات تو دیہات کے دیہات اسلام کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ (ح۔ بلم)

نیپال میں ہر سال یوم تن سنگھ منایا جایا کرے گا

کھٹمنڈو ۹ جون:۔ حکومت نیپال ۲۹ مئی کو جب کہ تن سنگھ نیپالی ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھا تھا۔ ہر سال عام تعطیل کرنے کا فیصلہ کرنے والی ہے۔ اس دن سارے نیپال میں یوم تن سنگھ منایا جایا کرے گا۔

ایٹم بم کے دھماکہ کی وجہ سے سردی!

لندن ۱۰ جون:۔ جون میں یورپ کا موسم بہت سرد ہے۔ اس کا باعث ایٹم بم کے دھماکے بتائے جاتے ہیں۔ اور سائنسدان دنیا کے موسم پر ان دھماکوں کے اثرات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ فرانس کے ماہر موسمیات کا بیان ہے۔ کہ ایٹمی دھماکوں سے عام فضا زہر آلود ہو سکتی ہے۔ جس کی وجہ سے گرم تر موسم سرما اور ملکی آب و ہوا کا رجحان سخت تر ہو سکتا ہے۔ برطانیہ میں فضائی وزارت کے ماہروں کا بیان ہے۔ کہ ۱۲ سال میں یہ سب سے زیادہ ٹھنڈا جون ہے۔ لیکن ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ دو تین ایٹمی دھماکوں سے جو طاقت بکھر جاتی ہے۔ وہ موسموں کی تبدیلی کی ذمہ دار طاقت کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہے۔ اس کے خیال میں یہ سردی بے مثال نہیں ہے۔

عارضی صلح پر ۲۵ جون کو دستخط ہونگے

لندن ۹ جون:۔ ٹوکیو کی اطلاعات کے مطابق کوریائی عارضی صلح پر مرکا دی طور سے ۲۵ جون کو دستخط ہونے کا امکان ہے۔ جو جنگ شروع ہونے کی تیسری سالگرہ ہے۔ اسیران جنگ کے متعلق معاہدہ ہو جانے کے بعد پنجم میں کسی وقت بھی معاہدہ ہو جانے کی امید ہے۔ جنرل ہریسن اور جنرل نام کے فریقین کی جانب سے دستخط کرنے کی توقع ہے۔

پنجاب کے تمام اضلاع پر ٹڈی دل کا حملہ

لاہور ۹ جون:۔ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع کے کسی نہ کسی علاقہ پر ٹڈی دل کے حملے شروع ہو چکے ہیں۔ یہ موسم ٹڈیوں کے انڈے بچے دینے کے لئے بہت اچھا ہوتا ہے۔ حکومت نے اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

مہاراجہ پٹیالہ کا محل اور شہر خطرے میں

شملہ ۹ جون:۔ چائل کے قریب جنگل میں بھڑکتی ہوئی آگ سے پیپسو کے راج پرمکھ کے محل کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ محل کے ساتھ راج پرمکھ کا گرمائی دار الحکومت خطرے میں پڑ گیا ہے۔

بھارت میں ۴ ہزار سکھوں اور مہاسبھائیوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۹ جون:۔ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری نے انکشاف کیا ہے۔ کہ بھارت میں جموں پرجا پریشد کی جدوجہد کی حمایت کے سلسلے میں جو تحریک چلائی جا رہی ہے۔ اس میں حصہ لینے والوں میں سے حکومت اب تک بھارت سرکار۔ مہاسبھا جن سنگھ اور رام راجیہ پریشد کے ۴ ہزار ۲ سو بیس کارکنوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ جنرل سیکرٹری نے بتایا ہے کہ گرفتار ہونے والوں میں ۵ مسلمان اور ۲۷ عورتیں بھی شامل ہیں۔ دہلی کے جن کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد ۴۲۴ ہے جنرل سیکرٹری نے الزام لگایا ہے کہ جیلوں میں گرفتار شدگان کے ساتھ برا سلوک کیا جا رہا ہے۔

پاکستان و شام کا تجارتی معاہدہ

دمشق ۹ جون:۔ یہاں کی اخباری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ دمشق میں پاکستان کے سفارتی دفتر نے حکومت شام کو مطلع کیا ہے۔ کہ ذمہ دار حکام شامی و پاکستانی تجارتی معاہدہ کے منصوبہ پر کراچی میں غور و خوض کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ دشمنان اسلام پر (بقیہ صفحہ ۴)

کجا ابو قحافہ کا لڑکا جو مکہ کا ایک تاجر تھا۔ جسے مکہ کی ریاست بھی حاصل نہ تھی۔ اور کجا یہ کہ وہ ساری وسطی دنیا کا بادشاہ بن جائے۔ غرض اسلام کی بدولت ایک شخص ادنیٰ حالت سے ترقی کرتا ہے۔ اور اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ باپ کو بھی یہ یقین نہیں آتا۔ کہ ان کے بیٹے کو یہ مقام حاصل ہو گیا ہے۔ حالانکہ والدین اپنے بیٹوں کے متعلق وسیع اندازے لگا لیا کرتے ہیں۔ مگر حضرت ابوبکر ؓ کے والد کا اندازہ اس حد تک نہ پہنچ سکا۔ اور اس خبر کو سن کر ان کی حیرت کی حد نہ رہی۔ اور جب خبر کی صداقت پر ان کو یقین ہو گیا۔ تو بیساختہ ان کے منہ سے کلمہ شہادت نکلا۔ گویا کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور سے نہ صرف ان کا ایمان از سر نو تازہ ہو گیا۔ بلکہ رہتی دنیا تک یہ واقعہ اسلام کی صداقت کا ایک بیّن اور روشن ثبوت ہے۔

دوسرا تاریخی واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جب کسریٰ کے خزانے فتح ہوئے تو مال غنیمت میں کسریٰ کا وہ رومال بھی آیا۔ جو وہ اس وقت اپنے ہاتھ میں لیا کرتا تھا۔ جب وہ تخت شاہی پر بیٹھا کرتا تھا۔ یہ رومال مال غنیمت میں تقسیم ہو کر حضرت ابوہریرہ کے حصہ میں آیا۔ ایک دفعہ جب کہ وہ گورنر تھے۔ ایک دن انہیں کھانسی اٹھی۔ اور بلغم آیا۔ تو انہوں نے وہ رومال نکالکر اس میں تھوک دیا۔ اور پھر کچھ خیال آنے پر کہا۔ "بخ بخ ابوہریرہ"۔ واہ واہ ابوہریرہ۔ تیری بھی کیا شان ہے۔ کبھی بھوک کی وجہ سے تجھے جوتیاں پڑا کرتی تھیں۔ اور آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوک رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے جواب دیا۔ کہ میں نے جب اسلام قبول کیا۔ تو اس وقت حضرت سرور کائنات کی بعثت پر ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا چنانچہ میرے ایمان لانے کے بعد حضور صرف تین سال زندہ رہے۔ چونکہ میں نے بہت بعد میں اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے میں نے عہد کیا۔ کہ میں حضور کے دروازے سے اب ہلوں گا نہیں۔ لوگوں نے تو بہت باتیں سن لی مگر میں نے کچھ نہیں سنا معلوم نہیں کہ حضور کی کتنی زندگی باقی ہے۔ اس لئے میں حضور کے دروازہ پر پڑا رہوں گا۔ تا ہر بات حضور کی سنوں اور اسے یاد رکھوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہتا۔ بعض لوگ مجھے روٹی دے جاتے۔ اور میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے کھا لیتا۔ لیکن بعض دفعہ مجھے سات سات وقت کا فاقہ ہو جاتا۔ اور کوئی شخص میرے لئے روٹی نہ لاتا۔ آخر اس قدر ضعف ہو جاتا کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ اور لوگ سمجھتے کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو گیا ہے۔ عربوں میں اسلام سے پہلے یہ رواج تھا۔ کہ جب کسی کو مرگی کا دورہ ہوتا تو اس کے سر پر جوتیاں مارتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ یہ اس کا علاج ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا جب میں بے ہوش ہوتا۔ تو لوگ اسی معمول کے مطابق میرے سر پر بھی جوتیاں مارنے لگ جاتے۔ حالانکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے بیہوش ہوتا تھا۔ اب کجا تو یہ حالت تھی۔ کہ میں بھوک کی وجہ سے بیہوش ہو جاتا۔ تو لوگ میرے سر پر مرگی کا دورہ سمجھ کر جوتیاں مارتے اور کجا یہ حالت ہے۔ کہ کسریٰ کا وہ رومال جس کا میلا ہونا بھی کسریٰ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ میں اس میں بلغم تھوک رہا ہوں۔

غرضیکہ ان واقعات اور شواہد سے یہ امر پایہ ثبوت پہنچ جاتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین جو اپنی طاقت و قوت، شوکت و عظمت اور جتھوں کے گھمنڈ اور بل بوتے پر انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کے سر کچلنے کے درپے ہوتے ہیں۔ انہیں انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں جلد ہی مغلوب ہونا پڑتا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں باوجود کمزور۔ نادار۔ مفلس بے کس اور بے بس ہوتے ہوئے مقہور حالت سے اٹھ کر بلند ترین مقام تک پہنچ جاتی ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے۔ جو ابتداء آفرینش سے جاری ہے۔ اور تا ابد جاری رہے گی۔

جموں کشمیر نیشنل کانفرنس میں پھوٹ پڑ گئی

سیالکوٹ ۱۰ر جون۔ پتہ چلا ہے۔ کہ جموں کشمیر سٹیٹ نیشنل کانفرنس میں زبردست پھوٹ پڑ گئی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس کے بعض ممبر بخشی غلام محمد کی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اور بعض عبداللہ گروپ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ پھوٹ بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر کے صدر یوراج کرن سنگھ کی طرف سے بخشی غلام محمد کو بعض سبز باغ دکھانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ سیاسی حلقے یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یوراج نے یہ قدم شیخ عبداللہ کی سرگرمیوں کو روبہ انحطاط لانے اور آخر کار انہیں ان کے نائب بخشی غلام محمد کے سامنے غیر مشروط طور پر جھکا دینے کی غرض سے اٹھایا ہے۔ یاد رہے۔ کہ پرجا پریشد بخشی غلام محمد کی حمایت کرتی رہی ہے۔ بخشی غلام محمد نے پرجا پریشد جن سنگھ اور اسی قبیل کی دوسری پارٹیوں کے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں یہ کہہ کر اپنی وفاداری کا یقین دلایا تھا۔ کہ وہ ان کے مطالبات پورے کرانے میں ان کی پوری مدد کریں گے جن میں یہ مطالبہ بھی شامل ہے۔ کہ صوبہ جموں کو کشمیر سے فوری طور پر علیحدہ کر دیا جائے۔ بخشی غلام محمد نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر صوبہ جموں چاہے۔ تو بھارت سے مستقل طور پر اپنا ناطہ جوڑ سکتا ہے۔

بخشی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا تھا۔ کہ کشمیر کا جھگڑا نئی دہلی یا کراچی میں دونوں وزرائے اعظم کے ذریعہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ الفاظ یوراج کی تحریک پر اور ہندو انتہا پسندوں کے دباؤ پر کہے گئے تھے۔ یوراج نے دانستہ طور پر بخشی غلام محمد کو اس لئے آگے کیا ہے۔ کہ انہیں بیرونی دنیا کی ہمدردیاں حاصل ہو سکیں۔ یوراج اور پریشد کے گٹھ جوڑ کا حالیہ کارنامہ یہ تھا۔ کہ پریشد اور جن سنگھ کے لیڈروں نے سری نگر میں کشمیری پنڈتوں کے ساتھ جن کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ ایک ملاقات کی۔ تاکہ ان کو سمجھا بجھا کر انتہا پسند ہندوؤں کے ساتھ شامل کر کے عبداللہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ لیکن ایک گھنٹہ کی مسلسل بحث و تمحیص کے بعد بھی وہ لوگ کشمیری پنڈتوں کو پاکستان کی ہمدردیوں سے باز نہ رکھ سکے۔ جب ہندو فرقہ پرستوں نے اپنی تدابیر کو رائیگاں جاتے دیکھا۔ تو وہ غریب پنڈتوں پر پل پڑے۔ اور ان پر پتھروں سے حملہ کر دیا۔ لیکن پولیس کے بروقت پہنچ جانے سے صورت حال پر قابو پا لیا گیا۔ مفسد تتر بتر ہو گئے۔ اور بعض کو گرفتار بھی کر لیا گیا۔ پنڈتوں اور جن سنگھیوں کے درمیان اسی طرح کی ایک اور جھڑپ وادی کے اندرونی حصے میں بانہال کے علاقہ میں ہوئی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس جھڑپ میں جن سنگھیوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ کیونکہ یہاں مسلمان بھی پنڈتوں کی پشت پناہ تھے۔ پرجا پریشد تحریک کے سرکردہ لیڈر روز انہ یوراج سے ملاقات کرتے ہیں۔ اور اپنے کارناموں اور تحریک کی ترقی سے انہیں آگاہ کرتے ہیں۔ انتہا پسند حلقوں میں یہ افواہ بھی گشت کر رہی ہے۔ کہ یوراج بھارتی علاقوں میں شامل شدہ ریاستوں کے سربراہوں سے ملاقات کر کے ان سے ریاست کشمیر کی موجودہ صورت حال کے بارہ میں بات چیت کرنے اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو ان سے عبداللہ کو نکالنے کے لئے مدد کی۔

بقیہ لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

اور اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے۔ کہ یہ رات جمعہ کی رات بھی ہے۔ اور اس طرح اس میں بیک وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے تین برکتیں جمع ہیں۔ اول تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی آخری طاق رات ہے۔ دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی برکتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور تیسرے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی برکات بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔ جو بجائے خود ایک بہت مبارک اور اہم چیز ہے۔ اور جونکہ جمعہ کے دن کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ دعاؤں کو ضرور سنتا ہے۔ اور ویسے بھی یہ ہفتہ بھر کی نمازوں کی عید ہوتی ہے۔ اس لئے نہ صرف ستیسویں رات ہی مبارک اور بابرکت ہے۔ بلکہ یہ دن بھی اپنے اندر قبولیت دعا کے لئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس لحاظ سے گویا یہ دن اور بالخصوص یہ رات رمضان المبارک کا ایک آخری تیر ہے۔ جو قبولیت دعا اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے چلایا جا سکتا ہے۔ اور جس کی برکتوں سے یقیناً کوئی مومن بھی محروم رہنے کے لئے تیار نہیں۔

مصر برطانیہ سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتا

جنرل نجیب کا برطانوی اخبار کے نمائندے سے انٹرویو

۱۰ جون۔ مصر اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے آج کے پرچہ میں وزیر اعظم جنرل محمد نجیب سے ایک ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ جس میں جنرل نجیب نے کہا ہے کہ مصر برطانیہ سے مصالحت کا طلبگار ہے جنگ کا نہیں یہ انٹرویو جنرل نجیب نے اخبار کے سفارتی نمائندے ڈبلیو این ایور سے کیا تھا۔ نمائندہ کا بیان ہے کہ جنرل نجیب نے اسے بتایا کہ آج ہر مصری برطانیہ کو اپنا دشمن خیال کرتا ہے۔ لیکن اگر سویز کے مسئلہ پر برطانیہ سے کوئی قابل قبول سمجھوتہ ہو گیا۔ تو یہ دشمنی فوراً دوستی سے بدل جائے گی۔ مسٹر ایور کہتے ہیں کہ جنرل نجیب نے انہیں بتایا کہ مصری حکومت نہری منطقہ اور اس کے فوجی اڈوں کو ویسے ہی اچھی حالت میں رکھنا اور اسے استعمال کے قابل بنائے رکھنا چاہتی ہے جیسے کہ برطانوی حکومت کیونکہ وہ جانتی ہے کہ ایسا کرنا مصر اور دوسری عرب ریاستوں کے دفاع کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ جنرل نجیب نے کہا کہ ہم برطانوی کاریگروں کو اس وقت تک مصر میں رکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک مصری باشندے تربیت حاصل نہ کر لیں۔ لیکن ہم دوسرے ملکوں کے سپاہیوں کو خواہ وہ شہری لباس میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنے علاقہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مسٹر ایور نے جب جنرل نجیب سے مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاعی ادارے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سوال اس وقت زیر غور نہیں ہے جب سویز کے معاملے پر سمجھوتہ ہو جائے گا تو کئی چیزیں وقوع میں آ جائیں گی۔

※ درخواست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

دریں اثنا میں گزشتہ اتوار کو انتہا پسند ہندوؤں کی طرف سے رمبند کے متعلق پل کو اڑا دینے کی ایک کوشش کا پتہ بھی چلا ہے یہ پل دریائے چناب پر بنا ہوا ہے۔ اور سری نگر کو جموں سے ملاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں (الیوننگ سٹار)

عازمین حج کو ہدایات۔ ٹیکے کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہیں

کراچی ۹ر جون۔ حجاز جانے کے لئے جن لوگوں کے پاس رزرویشن کارڈ موجود ہیں۔ اور جو جہاز کی روانگی سے دس دن قبل کراچی نہ پہنچ سکیں انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بندرگاہ پر پہنچنے کے لئے ہیضہ اور چیچک کے جائز سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں۔ ہیضہ کے ٹیکے کے سرٹیفکیٹ میں بتایا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات روز کے وقفہ سے دو ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ حکومت کو اس قسم کی متعدد خبریں ملی ہیں۔ کہ عازمین حج نے ان ہدایات پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان ہدایات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خود عازمین حج کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور مقررہ سرٹیفکیٹوں کے بغیر انہیں حجاز جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مسئلہ کوریا بقیہ صفحہ اول

تمام فریق جن میں جنوبی کوریا بھی شامل ہے آمادہ نہ ہوں۔ ہندوستان غیر جانبدار کمیشن میں شریک ہونے کیلئے تیار نہیں لیکن آج لنڈن میں پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ ہندوستان کوریا میں اپنی فوجیں بھیجے گا۔ کیونکہ اس امر کا فیصلہ متعلقہ فریقوں نے کر لیا ہے۔

ادھر آج جنوبی کوریا کی اسمبلی کا اجلاس ۱۲ دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا تاکہ عارضی صلح کے فیصلے کے خلاف لوگوں میں تحریک پھیلائی جا سکے۔ آج بھی کوریا میں عارضی صلح کے خلاف مظاہرے ہوتے رہے۔ تائیگو میں چھ سو ایسے اشخاص نے مظاہرے میں حصہ لیا۔ جو کوریا کی جنگ میں زخمی ہو چکے ہیں۔ سیئول میں بھی جنوبی کوریا کے لوگوں نے اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کے کیمپ کے باہر دو مظاہرے کئے۔

آج صبح پن من جوم میں طرفین کے نمائندوں کا اجلاس آدھ گھنٹہ تک جاری رہنے کے بعد غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ تاکہ دونوں طرف کے سٹاف افسر عارضی صلح کی انتظامی تفصیلات طے کرنے کا کام جاری کر سکیں۔ مبصروں کا خیال ہے کہ اگر کوئی غیر معمولی بات نہ ہوئی۔ تو اگلے ہفتے تک صلح کی شرطیں مکمل طور پر طے ہو جائیں گی۔